فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

شرعی کونسل آف انڈیا

(بریلی شریف)

تیسرا فقہی سیمینار

۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

موضوع: ۱

میڈیکل انشورنس

پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشہ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات وخدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنار

میں ہونے والے

فیصلہ جات

نیچے دیئے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

میڈیکل انشیورنس

انسانی زندگی میں صحت و مرض کا عارض ولاحق ہونا، اک حقیقت ثابتہ ہے۔ صحت اللہ عزوجل کی ایک بڑی نعمت ہے۔ اس کے بغیر دینی و دنیوی کسی طرح کے کام کو صحیح ڈھنگ سے انجام نہیں دیا جاسکتا۔ صحت کا تحفظ خود شرع کو مطلوب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مضر صحت چیزوں سے بچنے کی شریعت نے تاکید بھی فرمائی ہے۔

لیکن آج صحت و مرض کا تجزیہ کیا جائے اور صحت مند و مریض کے اعداد و شمار کو جمع کیا جائے تو اکثریت ایسے افراد کی ملے گی جو کسی نہ کسی مرض میں ضرور مبتلا ہیں۔ خواہ اس کی وجہ فضائی آلودگی ہو یا غذائی اجناس میں کیمیکل کھاد وغیرہ کی آمیزش یا دیگر طبی وجوہات، اور ایسے ایسے خطرناک امراض پیدا ہورہے ہیں۔ کہ اگر ان کے علاج کی طرف فوری توجہ نہ مبذول کی گئی، اور میڈیکل سائنس یا طبی خدمات حاصل نہ کی گئیں، تو وہ امراض مہلک بھی بن جاتے ہیں، یا پھر وہ بے چارہ مریض زندگی بھر کیلئے مفلوج و بے کار اور گھر والوں پر مسلسل بوجھ بن کر رہ جاتا ہے۔

سماج میں متمول طبقہ تو کم ہے زیادہ تر غریب یا متوسط حیثیت کے لوگ ہیں جو جدید طریقۂ علاج کے گراں ہونے کی وجہ سے علاج نہیں کراپاتے پھر یہ کہ طبّی اخلاقیات کی گراوٹ اور طبی خدمات کے عملاً تجارت بن جانے کی وجہ سے علاج کافی مہنگا ہوچکا ہے۔

میڈیکل انشورنس درحقیقت اس صورت حال کی پیداوار ہے۔ میڈیکل انشورنس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی لاحق ہونے والے ممکنہ مرض کے گراں علاج کی خاطر اپنے اختیار سے انشورنس کراتا ہے جو گورنمنٹی یا نجی کمپنی والے سال میں ایک متعینہ رقم جمع کراتے ہیں۔ اس کی بنیاد پر اگر سال بھر کے اندر بیمہ دار کو کوئی بڑا مرض لاحق ہوتا ہے، تو اس کے علاج کے لئے بڑی رقم کمپنی دیتی ہے۔

واضح رہے کہ کمپنی زیادہ سے زیادہ کتنی رقم دے گی، یہ صحت بیمہ پالیسی کے وقت طے ہوجاتا ہے۔ اگر بیمہ دار سال بھر کے اندر بیمار نہ ہوا تو اس کی جمع کی ہوئی رقم واپس نہیں ملتی ہے۔ بلفظ دیگر وہ رقم لیس ہوجاتی ہے۔ پھر جب وہ آئندہ سال کے لئے رقم جمع کرے گا تو متعلقہ سال میں مرض لاحق ہونے پر اسے بیمہ کا فائدہ ملے گا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ انشورنس انفرادی و شخصی بھی ہوتا ہے اور خاندانی یا ادارہ کے لئے بھی بعض حکومتوں نے اپنے ملک کے شہریوں کے لئے انشورنس کو لازم قرار دیا ہے یوں ہی ان غیر ملکیوں پر بھی جو ان ممالک کا سفر کرتے ہیں۔ جو لوگ میڈیکل انشورنس سے واقف ہیں ان کا کہنا ہے کہ اس انشورنس سے بیمہ داروں کا خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میڈیکل انشورنس کمپنیاں گھاٹے میں چل رہی ہیں۔

اس تعلق سے آپ کی خدمت میں چند ابھرتے ہوئے سوالات حاضر ہیں۔

(۱) میڈیکل انشورنس، کرانے کا شرعی حکم کیا ہے؟ کیا مرض لاحق ہونے کی صورت میں مریض اس رقم سے استفادہ کرسکتا ہے؟

(۲) کیا گورنمنٹی اور نجی کمپنیوں میں انشورنس کرانے کے حکم میں فرق ہوگا؟

(۳) جن حکومتوں نے اپنے شہریوں یا غیر ملکی مسافروں پر صحت بیمہ لازم قرار دیا ہے وہاں اس انشورنس کا کیا حکم ہوگا؟ اور مرض لاحق ہونے کی صورت میں انشورنس رقم سے فائدہ اٹھانا درست ہوگا؟

(۴) صحت بیمہ کے عدم جواز کی صورت میں کیا اس کی جائز متبادل صورت بھی آپ کے ذہن میں ہے جس سے غریب اور متوسط مریضوں کو فائدہ پہنچایا جاسکے؟

امید کہ جواب سے شادکام فرمائیں گے۔ والسلام

ناظم: شرعی کونسل آف انڈیا
۸۲/ سوداگران بریلی شریف

۹۲/۷۸۶

فیصلہ

میڈیکل انشیورنس

فیصلہ و تجویز: میڈیکل انشیورنس

"شرعی کونسل آف انڈیا" کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے تیسرے فقہی سیمینار کی دوسری نشست میں دربارۂ "میڈیکل انشورنس" درج ذیل فیصلے باتفاق آراء مندوبین طے پائے۔

(۱) یہ انشورنس کسی عقد شرعی کے تحت نہیں آتا بلکہ یہ قمار ہے اس کا حکم مثل عقود فاسدہ کے ہے، لہٰذا عقود فاسدہ غیر مومن غیر ذمی غیر مستامن سے اسی صورت میں جائز ہیں جب کہ نفع مسلم مظنون بظن غالب ہو، اور یہ قید مابعد کے تمام فیصلوں میں ۴/۵ نمبر کے علاوہ ملحوظ ہے۔

(۲) جواز کی مذکورہ بالا صورت صرف قابل اعتماد کمپنی کے ساتھ ہی خاص ہے خواہ حکومت کی ہو یا نجی۔

(۳) جن حکومتوں نے اپنے شہریوں پر میڈیکل انشورنس لازم قرار دیدیا ہے بوجہ جبر ان کے لئے میڈیکل انشورنس جائز ہے۔

(۴) جن مسلم حکومتوں نے اپنے شہریوں پر میڈیکل انشورنس لازم قرار دیدیا ہے تو وہاں کے لوگ میڈیکل انشورنس کراسکتے ہیں، البتہ وقت علاج جمع شدہ رقوم سے زیادہ نہ لیں۔

(۵) جن مسلم حکومتوں نے بیرونی ممالک کے مسلم شہریوں پر بھی اپنے ملک میں داخلے کے لئے انشورنس لازم وضروری قرار دیدیا ہے۔ ایسی صورت میں اگر حاجت شرعیہ کا تحقق ہے تو جائز ومباح ہے البتہ وقت علاج جمع شدہ رقوم سے زائد نہ لیں۔

(۶) صحت بیمہ کے عدم جواز کی صورت میں ایک متبادل انتظام یہ ہے کہ امراء سے گزارش کی جائے کہ وہ رفاہی اسپتال یا رفاہی فنڈ قائم کریں اور وہ افراد جو اپنے مرض کا گراں علاج نہیں کراسکتے ان کا علاج رفاہی اسپتال وغیرہ سے کرایا جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ میڈیکل انشورنس کرانے والا خود بینکوں میں سال بسال اتنی رقم فکس کرتا جائے جتنی انشورنس کمپنیوں کو سال بسال دیتا، اور پھر مرض کے علاج یا دیگر حاجات میں وہ صرف کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

❊ ❊ ❊